کے نقادوں کی رسائی نہیں ہوئی۔ انھوں نے ممتاز مفتی کے فن کے دو نمایاں ترین گوشوں یعنی افسانہ اور ناول پر ہی تنقیدی، تخلیقی اور تجزیاتی نظر نہیں ڈالی بلکہ ان کی سفرنگاری، خاکہ نگاری، مضمون نگاری اور انشائیہ نگاری کو بھی پوری اہمیت دی ہے اور مجموعی محاکمہ میں ان کے مقام اور مرتبے کا تعین ان کے فن کی انفرادیت سے کیا ہے۔ یہ کتاب ان کے مطالعے کا گراں قیمت ثمر ہے، اسے ہندستان میں ممتاز مفتی پر کام کی اولیت کا درجہ حاصل ہے۔''

آٹھ ابواب پر مشتمل یہ کتاب ممتاز مفتی کے شائقین کے لیے نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ہے۔ ایسی تحقیقی، تجزیاتی اور جامع کتاب پر ڈاکٹر ریحان حسن کو مبارکباد دیتا ہوں کہ جنھوں نے پاکستان کے ناقدین کے سامنے بھی ہندستان کو سرخرو کرنے کا موقع فراہم کیا۔ مجھے قوی امید ہے کہ ادبی حلقوں میں اس کتاب کو نظر تحسین سے دیکھا جائے گا۔

....

منجو قمر کے شاہکار ڈرامے اور عکسانے: ایک مطالعہ

مصنف: ڈاکٹر ممتاز مہدی

مبصر ڈاکٹر وہاب قیصر

قیمت: -/550

ملنے کا پتا: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی

ڈاکٹر ممتاز مہدی نے ابتدا میں ''اردو ڈرامے کے فروغ میں منجو قمر کا حصہ'' کے زیر عنوان اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ میں منجو قمر کی شخصیت اور ان کے فن پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی تھی۔ علاوہ اس کے انھوں نے منجو قمر کے تحریر کردہ ڈراموں اور عکسانوں کا ادبی و فنی لحاظ سے تجزیاتی مطالعہ کرتے ہوئے اپنے والد کو نہ صرف خراج عقیدت پیش کیا بلکہ اپنا حقِ فرزندی بھی ادا کیا تھا۔ اب ممتاز مہدی نے منجو قمر کے منتخبہ ڈراموں اور عکسانوں کو مرتب کر کے ''منجو قمر کے شاہکار ڈرامے اور عکسانے'' کے ٹائٹل کے ساتھ زیر نظر کتاب شائع کروائی ہے۔

ممتاز مہدی کی مرتب کردہ یہ کتاب تین ڈراموں بہادر شاہ ظفر، مرزا غالب، ہمارا نہرو اور دو عکسانے نیل کی ناگن اور امیر علی ٹھگ پر مشتمل ہے۔ ڈرامے کی بات تو ہر کس و ناکس کی سمجھ میں آتی ہے لیکن عکِسانے میرے لیے ایک نئی اصطلاح ہے۔ بقول منجو قمر عکسانہ انگریزی صنف ادب Photo play کے لیے اُن کی پیش کردہ اصطلاح ہے۔ جہاں تک میرے علم میں ہے فوٹو پلے کے لیے اردو میں پہلے ہی سے ایک اصطلاح ''عکسی ناٹک'' مروج تھی۔ منجو قمر کی ذہنی اختراع نے اس کے لیے ایک بہت ہی موزوں و مناسب اصطلاح مدون کر کے اردو ادب کو ایک نیا لفظ عطا کیا ہے۔ اس موقع پر میں یہ